وعدے کی پابندی

12/9/2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "**شامی**" میں ہے: "اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)"۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم مؤذن کو سُنو تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہہ رہا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر 10 رحمتیں بھیجتا ہے۔ (ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب ماجاء فی فضل النبی، ۵/۳۵۳، حدیث: ۳۶۳۴)

یا نبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اِس پہ ہے ناز مُجھ کو ہُوں تیرا غُلام

اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مُجھ سے عاصی کا بھی ناز بَرْ دار ہے

www.dawateislami.net

(وسائل بخشش، ص۴۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمل خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وعدے کی پابندی کی خاطر جان کی پروانہ کی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**دِین و دُنیا کی انوکھی باتیں**" کے صفحہ 459 پر ہے: نعمان بن مُنذر نامی عرب کا ایک بادشاہ تھا، جس نے سال میں دو دن مقرر کئے ہوئے تھے کہ ایک دن لوگوں میں سے جو اُسے پہلے ملتا تھا، اُسے انعام واکرام سے نوازتا اور ایک دن ایسا تھا کہ جو اُس دن اُسے پہلے ملتا وہ اُسے قتل کرا دیتا تھا۔ قبیلۂ طے کا ایک شخص فقر وفاقہ سے تنگ آکر باہر

www.dawateislami.net

نکلا تو اس کا سامنا نعمان بن منذر سے اُسی روز ہو گیا جس میں وہ پہلے ملنے والے کو قتل کر دیا کرتا تھا اور یہ اُس سے ملنے والا پہلا شخص تھا۔ اس شخص کو جب اپنے قتل کا یقین(Definite) ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: آپ مجھے ابھی قتل کریں یا دن کے آخری حصے میں بات ایک ہی ہے لیکن میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور اہل و عیال بھُوکے ہیں، اگر آپ مجھے تھوڑی سی مہلت دے دیں تو میں اپنے گھر والوں کے لئے خوراک کا بندوبست اور ان کے لئے وصیت کر آتا ہوں۔ بادشاہ کو اُس کے حال پر رحم آگیا تو اُس سے کہا: تمہارے لوٹنے کی ضمانت کون دے گا کہ اگر تم واپس نہ آؤ تو تمہارے بدلے اُسے قتل کر دیا جائے۔ اُس شخص نے بادشاہ کے مُصاحِب شریک بن عدی کی طرف دیکھا اور اُس سے ضامن (Guarantor) بننے کے لئے عرض کی۔ شریک بن عدی نے کہا: میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا، دوپہر ڈھل گئی تو بادشاہ نے شریک سے کہا: دوپہر ڈھل چکی ہے لیکن ابھی تک وہ نہیں آیا۔ شریک نے کہا: شام تک وقت باقی ہے۔ جب شام ہونے کو قریب ہوئی تو بادشاہ نے شریک سے کہا: تمہارا وقت آگیا ہے (لہٰذا اب) قتل کے لئے تیار ہو جاؤ۔ شریک نے کہا: مجھے ایک شخص آتا دکھائی دے رہا ہے اور میرے خیال میں یہی وہ قبیلۂ طے کا شخص ہے، اگر یہ وہ شخص نہ ہوا تو آپ مجھے قتل کر سکتے ہیں۔ جب وہ شخص قریب آیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہی شخص ہے جو شریک کو ضامن بنا کر گیا تھا۔ بادشاہ نے اُسے دیکھ کر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر سر اُٹھا کر اُس سے کہا: اے قبیلۂ طے کے شخص! تُو نے **وعدے کی پابندی** کی انتہا کر دی اور شریک سے کہا: اے شریک تُو نے **احسان و مُروّت کی انتہا کر دی**۔ (سُنو!) میں آج سے تم دونوں کی وجہ سے قتل والے دن کو ختم کرتا ہوں۔ پھر بادشاہ نے اُس قبیلۂ طے والے شخص سے کہا: تجھے وعدہ پورا کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا، حالانکہ اس میں تیری جان جانے والی تھی؟ اُس نے کہا: وعدے کو پورا کرنا میرا دِین (Religion) ہے اور جس میں اِیفائے عہد (وعدہ پورا کرنا) نہ ہو اس کا کوئی دِین نہیں۔ یہ سُن کر بادشاہ

نے اُسے انعام واکرام سے نوازا اور اُسے باعزت اُس کے گھر والوں کی طرف لوٹا دیا۔(دین و دنیا کی انوکھی باتیں،ص۴۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے اندازہ لگایئے کہ پہلے کے لوگوں میں خیر خواہی، احسان و ہمدردی، اُخوّت و بھائی چارہ اور **وعدے کی پابندی** کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا تھا! حالانکہ بُرے وقت میں بالخصوص جب موت کے سائے منڈلا رہے ہوں، ایسے میں پرائے تو پرائے اپنے بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، جان دینے کا دعویٰ کرنے والے بھی منہ موڑ لیتے ہیں اور وعدہ وفا کرنے کے بجائے وعدہ خلافی اور دھوکے بازی سے کام لیتے ہیں مگر جو اپنے دِین پر مضبوطی سے عمل کرنے والے ہوں، خوفِ خدا کی شمع سے جن کے سینے روشن ہوں، جن کے دل مسلمانوں کی خیر خواہی کے مقدس جذبے سے سرشار ہوں، وعدوں کی پاسداری جن کی رگ و پے میں رچ بس چکی ہو تو ان پر کبھی کوئی امتحان آ بھی جائے تو رحمتِ خداوندی ان کو مایوس(Disappoint) نہیں کرتی بلکہ ان کی دست گیری فرماتی ہے، پھر نہ صرف ان کو فضل و کرم سے نوازا جاتا ہے بلکہ ان کے صدقے میں دیگر لوگ بھی ہلاکت سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی دُکھیارے مسلمانوں کا دُکھ درد سمجھیں، آزمائش کے وقت ان کا سہارا بنیں، انہیں دلاسہ دیں، ہر جائز طریقے سے ان کی خیر خواہی اور مدد کریں کہ حدیثِ پاک میں مسلمان کی مدد کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تاجدارِ حرم، شہنشاہِ اُمم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن سے دنیا کی کوئی تکلیف(Trouble) دُور کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قیامت کی تکلیف دُور فرمائے گا۔ جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے

www.dawateislami.net

بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم،کتاب الذکر والدعاء۔۔۔الخ، باب فضل الاجتماع۔۔۔الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی تم کسی کی فانی مصیبت دفع کرو! اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تم سے باقی (آخرت کی) مصیبت دفع فرمائے گا، تم مؤمن کو فانی دنیوی آرام پہنچاؤ! اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تمہیں باقی اُخروی آرام دے گا کیونکہ بدلہ احسان کا احسان ہے۔ یہ حدیث بہت جامع ہے، کسی مسلمان کے پاؤں سے کانٹا نکالنا بھی ضائع نہیں جاتا، حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف قیامت ہی میں بدلہ ملے گا بلکہ قیامت میں بدلہ ضرور ملے گا، اگرچہ کبھی دنیا میں بھی مل جائے۔ مزید فرماتے ہیں: جو مقروض کو معافی یا مہلت دے، غریب کی غربت دُور کرے، تواِنْ شَآءَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) دین و دنیا میں اس کی مشکلیں آسان ہوں گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حاجت مند مسلمانوں کی مدد کرنا بہت بڑا کارِ ثواب اور کثیر فوائد و ثمرات کے حصول کا ذریعہ ہے۔ یاد رکھئے! وعدہ پورا کرنا بھی مسلمان کی مدد کرنے کا ایک ذریعہ ہے مثلاً کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کیلئے اس شرط پر قرضہ (Loan) دیا کہ فلاں تاریخ تک لوٹا دینا کیونکہ میں نے یہ پیسے اپنی چند ضروریات کیلئے رکھے ہوئے تھے، قرض لینے والے نے بھی وعدہ کیا کہ وقت پر رقم لوٹا دوں گا اور اس نے اپنا وعدہ وفا بھی کر دیا، یوں ایک طرف قرض خواہ نے ایک حاجت مند مسلمان کی مدد کی تو دوسری جانب اس حاجت مند مسلمان نے بھی حسبِ وعدہ قرضہ واپس کرکے اس قرض خواہ کی مدد کی تاکہ وہ وقت پر اپنی رقم لے کر اپنی ضرورت پوری کرسکے۔ بہرحال وعدہ (Promise) چاہے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ہو یا بندوں سے اسے ہر حال میں پورا کرنا ہمارا فرض ہے کیونکہ وعدہ پورا کرنا اسلامی تعلیمات کا اہم ترین حصہ ہے۔ قرآنِ کریم و احادیثِ

www.dawateislami.net

رسولِ کریم میں وعدہ پورا کرنے کا حکم، اس کی اہمیت، اس کے فضائل اور وعدہ خلافی کی وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔ چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 34 میں وعدے کی اہمیت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور عہد پورا کرو بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۴)

مُفَسِّرِ قرآن، حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: آیتِ مبارکہ میں وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے خواہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ہو یا بندوں کا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد اس کی بندگی اور اطاعت کرنے کا ہے۔ (تفسیر خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: ۳۴، ۳/۱۷۴ ملتقطاً) اور بندوں سے عہد میں ہر جائز عہد داخل ہے۔ **افسوس صد کروڑ افسوس!** کہ وعدہ پورا کرنے کے مُعاملے میں بھی ہمارا حال کچھ اچھا نہیں بلکہ وعدہ خلافی کرنا ہمارا قومی مزاج بن چکا ہے۔ لیڈر (Leader) قوم سے عہد کر کے توڑ دیتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے سے عہد کر کے توڑ دیتے ہیں۔

(صراط الجنان، ۵/۴۵۸)

تفسیر "طَبَری" میں منقول ہے: بِلاشُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عہد توڑنے والے سے پُرسِش (پوچھ گچھ) فرمائے گا، اس لئے اے لوگو! تمہارے اور جس کے ساتھ عہد طے پایا ہے اسے نہ توڑو کہ کہیں وعدہ خلافی کر کے غداری کرو۔ (تفسیر طبری، الاسراء، تحت الآیۃ: ۳۴، ۸/۷۸)

پارہ 13 سُوْرَۃُ رَعْد کی آیت نمبر 20 میں وعدہ پورا کرنے والوں کی شان بیان کرتے ہوئے خالق و ملک عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ﴿۲۰﴾ ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور قول باندھ کر (وعدہ کر کے) پھرتے نہیں۔ (پ ۱۳، الرعد: ۲۰)

www.dawateislami.net

مفسرِ قرآن حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: یعنی آخرت کا اچھا انجام اُنہی کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد پورا کرتے ہیں کہ اس کے ربّ ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد اور ان معاہدوں کو توڑتے نہیں جو اُنہوں نے لوگوں کے ساتھ کئے ہوئے ہیں۔(روح البیان، تحت الآیۃ: ۲۰، ۴/۳۶۳)

پارہ 18 سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی آیت نمبر 8 تا 11 میں وعدہ وَفا کرنے والوں کو جَنَّتُ الفِرْدَوْس کی خوشخبری دی گئی ہے چُنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پ۱۸، المومنون: ۸تا۱۱)

صدرُ الافاضل مولانا سیّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی بیان کردہ آٹھویں (8) آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: خواہ وہ اَمانتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہوں یا خَلْق (لوگوں) کی اور اِسی طرح عَہد (خواہ) خدا عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ، سب کی وَفا (تکمیل) لازِم ہے۔(خزائن العرفان، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۸)

حضرت سَیِّدُنا علامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ہر قسم کی ذِمّہ داری جو انسان اپنے ذمہ لیتا ہے خواہ اس کا تعلق دِین سے ہو یا دُنیا سے، گفتار سے ہو یا کردار سے اس کا پورا کرنا مسلمان کی امتیازی شان ہے۔(تفسیر قرطبی، پ۱۸، المومنون: تحت الایۃ: ۸، ۶/۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اسلام میں وعدے کی کس قدر اہمیت ہے اور وعدہ

www.dawateislami.net

نبھانے والے کس قدر خوش نصیب ہیں کہ جن کی شان و شوکت کو قرآنِ کریم کی آیاتِ مقدسہ میں نہایت خوب صورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ جس طرح ہم خود دوسروں سے اس بات کی اُمید رکھتے ہیں کہ کوئی ہم سے وعدہ خلافی نہ کرے، ہمیں دھوکہ نہ دے اور اپنے کئے ہوئے وعدے پر پورا اُترے، اسی طرح ہمیں خود کو بھی اس بات کا عادی بنانا ہوگا کہ جب ہم کسی سے وعدہ کریں تو وعدہ خلافی کرنے کے بجائے بِلا تاخیر وعدہ پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہاں! اگر پہلے ہی وعدہ پورا نہ کرنے کا اندیشہ ہو تو اب وعدہ کرنے سے بچئے کیونکہ وعدہ کرنا تو بہت آسان ہوتا ہے مگر اسے نبھانا مشکل (Difficult) ہوتا ہے۔ مُھَلَّبْ بِن اَبِیْ صُفْرَہ نے اپنے بیٹے عبدُ المَلِک کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے بیٹے! وعدہ کرنے میں پہل نہ کر کیونکہ وعدہ کرنا تو آسان ہے مگر اِسے پورا کرنا دُشوار ہے۔ (شُعَبُ الاِیمان، الثانی والثلاثون، باب فی الایفاء باالعقود ۴/۸۲، حدیث: ۴۳۶۱، ملخصاً) بسا اوقات وعدہ خلافی بُغض و کینے کو جنم دیتی ہے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اِرشادِ نصیحت بنیاد ہے: تم کسی سے ایسا وعدہ نہ کرو، جسے پورا نہ کر سکو، ورنہ تمہارے اور اس کے دَرمیان بُغْض پیدا ہو جائے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب منہ فی المواعظ...الخ، ۱۰/۴۰۵، رقم: ۱۷۷۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کتنی پیاری اور بہترین نصیحت ارشاد فرمائی اور بغض و کینے سے بچنے کا کتنا عمدہ نُسخہ عطا فرمایا۔ **مگر افسوس!** کہ اب ہمارے معاشرے میں وعدہ خلافی بہت عام ہوتی جارہی ہے بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان، اولاد ہو یا والدین، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا ملازم، ڈاکٹر (Doctor) ہو یا مریض، کاریگر ہو یا ہیلپر، دُکان دار ہو یا گاہک، مالک مکان ہو یا کرائے دار، اُستاد ہو یا شاگرد، رشتے دار ہو یا پڑوسی، دنیادار ہو یا مذہبی حُلیے والا الغرض وعدہ خلافی کے اس ہلاکت خیز مرض

www.dawateislami.net

نے کم و بیش ہر شعبے سے وابستہ افراد کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور وعدہ خلافی کی نحوست کے سبب مسلمانوں کے درمیان بغض و کینے اور ذاتی رنجشوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ **یاد رکھئے!** وعدہ خلافی گناہِ کبیرہ، ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور وعدہ خلافی کرنے والے کے لئے احادیثِ مبارکہ میں بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔ آیئے! وعدہ خلافی کی مذمّت پر 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول نہ ہوگا نہ نفل۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب حرم المدینۃ، حدیث: ۱۸۷۰، ۱/۶۱۶)
2. ارشاد فرمایا: لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں۔ (ابوداود، کتاب الملاحم، باب الامر والنہی، ۴/۱۶۶، حدیث: ۴۳۴۷)
3. ارشاد فرمایا: وعدہ قَرض کی مانند ہے۔ ہلاکت ہے اُس کے لئے جو وعدہ کرے اور پھر اُس کے خِلاف کرے، اُس کے لئے ہلاکت ہے، اُس کے لئے ہلاکت ہے۔ (معجم اوسط، باب الحاء، من اسمہ حمزہ، ۲/۳۵۱، حدیث: ۳۵۱۴)
4. ارشاد فرمایا: منافق کی تین (3) نشانیاں ہیں: (1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (2) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (3) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت (Dishonesty) کرے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص ۵۳، حدیث: ۲۱۱)

شارحِ بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث میں منافق کی تین (3) ایسی علامتیں بیان کی گئیں (ہیں)، جن کا تعلق قول، عمل (اور) نیت میں سے ایک ایک سے ہے، کذب (جھوٹ) فسادِ قول ہے، خیانت (دھوکہ

www.dawateislami.net

بازی)فسادِ عمل ہے اور وعدہ خلافی فسادِ نیّت ہے۔جو منافق ہو گا اس میں یہ تین(3) باتیں ضرور ہوں گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس میں یہ تین(3) باتیں پائی جائیں وہ منافق بھی ہو، اس لیے اگر کسی مسلمان میں یہ باتیں پائی جائیں اسے منافق کہنا جائز نہیں، ہاں! یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نفاق کی علامت ہے۔

(نزھة القاری، ۳۴۸/۱،ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ وعدہ خلافی کرنے والے کس قدر بدبخت و نادان ہیں کہ وعدہ خلافی کر کے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے معصوم فرشتوں کی لعنت کے حقدار ہوتے، منافقت کی آفت میں پھنستے اور فرض وواجب کی قبولیت کی نعمت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ افسوس کہ اب دل کی سختی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ وعدہ خلافی کی وعیدیں سننے کے باوجود بھی ہمارا اس گناہ سے بچنے کا ذہن ہی نہیں بن پاتا۔ لوگ ہم پر اعتماد کر کے ہم سے ملنے کا وقت لیتے ہیں، ہماری ضرورت کے وقت قرض دیتے ہیں، ہمیں اپنے رازوں کا امین بناتے ہیں مگر ہم ایسے بدلگام ہیں کہ وعدہ خلافی کر کے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیتے اور ان کے اعتماد(Trust) کو ٹھیس پہنچا کر بڑے اطمینان سے زندگی گزارتے ہیں۔ وعدے کی پابندی کے اعتبار سے اگر ہم ان معصوم ہستیوں یعنی انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرت کا مطالعہ کریں تو شاید ہمارے سر شرم سے جھک جائیں کیونکہ وہ حضرات ہماری طرح وعدہ کر کے اس کا خلاف کرنے یا بلا وجہ ٹال مٹول سے کام لینے والے نہ تھے بلکہ اپنے وعدوں کو ہمیشہ پورا فرماتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیۡلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرزند حضرت اسماعیل ذَبِیۡحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وعدہ پورا کرنے کی ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں۔ چنانچہ

وعدے کے سچے پیغمبر

حضرت سَیِّدُنا سہل بن عقیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی شخص سے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کیا، طے شدہ وقت پر آپ وہاں تشریف لے

www.dawateislami.net

گئے، لیکن وہ شخص بھول گیا، آپ وہیں ٹھہرے رہے، حتّٰی کہ شام ہوگئی اور پھر رات بھی آپ نے وہیں گزاری، اگلے دن وہ شخص آیا اور آپ سے پوچھنے لگا کہ آپ کل سے یہاں ہیں؟ گئے نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، میں کل سے یہیں ہوں۔ یہ سُن کر اس شخص نے معذرت کی کہ میں کل آنا بھول گیا تھا، یہ سُن کر آپ نے فرمایا: جب تک تم نہیں آجاتے تب تک میں یہیں ٹھہرا رہتا، اسی وجہ سے آپ صادق(Truthful) ہوگئے۔ (تفسیر طبری، سورہ مریم، ۳۵۱/۸)

آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس وصف کو بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 54 میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ (پ ۱۶، مریم: ۵۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کتاب میں اِسماعیل کو یاد کرو، بے شک وہ وعدے کا سچّا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نظر میں وعدے کی کس قدر اہمیت تھی اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو **"صَادِقُ الْوَعْد" یعنی وعدے کے سچے"** کا لقب عطا فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے آقا و مولیٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ میں اس عظیم وصف کا ظہور کامل طور پر دکھائی دیتا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنی پوری زندگی(Whole-life) وعدے کی پاسداری فرمائی حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو غیر مسلموں سے کئے ہوئے وعدوں کو بھی بڑی اہمیت دیا کرتے تھے۔ چنانچہ

اے نوجوان! تم نے تو مجھے مشقت میں ڈال دیا

حضرت سَیِّدُنا ابوالحمساء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اعلانِ نبوت سے پہلے میں نے سرورِ کائنات، فخرِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ سامان خریدا، اسی سلسلے میں آپ

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی کچھ رقم میرے ذِمّے باقی رہ گئی، میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: آپ یہیں ٹھہریئے! میں ابھی گھر سے رقم لاکر اسی جگہ پر آپ کی بارگاہ میں حاضر کرتا ہوں۔ حضورِ انور، شافعِ محشر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی جگہ ٹھہرے رہنے کا وعدہ فرما لیا، مگر میں گھر آکر اپنا وعدہ بُھول گیا۔ پھر تین (3) دن کے بعد مجھے جب خیال آیا تو رقم لے کر اس جگہ پر پہنچا، کیا دیکھتا ہوں کہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسی جگہ میرا انتظار (Wait) فرمارہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی پر بل نہیں آیا اور اس کے سِوا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اور کچھ نہیں فرمایا: کہ اے نوجوان! تم نے تو مجھے تکلیف میں ڈال دیا، کیونکہ میں اپنے وعدے کے مطابق تین (3) دن سے یہاں تمہارا انتظار کررہا ہوں۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الثانی، فصل واما خلقه...الخ، ص ۱۲٦، جزء ۱)

خُدا جن کو نوازے ذکر کی لذّت وہ پاتے ہیں
کیا تھا وعدہ جو روزِ اَزَل اُس کو نبھاتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ محبوبِ ربِّ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِیفائے عَہد کی کیسی عظیم مثال قائم فرمائی اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن اَبی حَمساء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کئے ہوئے وعدے کو کیسی عمدگی سے نِبھایا حتّٰی کہ اِس وَعدہ وَفائی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین (3) دن تک انتظار فرمایا۔ بِلا شُبہ اِنتظار کی طَوالت اور اِس پر کمالِ صَبر واِستِقامَت، یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کی اَعلیٰ ترین مثال ہے۔

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن وادا کی قسم

www.dawateislami.net

(حدائق بخشش، ص ۸۰)

مختصر وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی خُلقِ مُبارک کو عظیم (بہت بڑا) قَرار دیا ہے اور آپ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم! آپ جیسا کوئی نہیں "

وعدے کی پابندی

حضرت سَیِّدُنا حُذَیْفہ بن یَمان اور حضرت سَیِّدُنا ابوحُسَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یہ دونوں صحابی کہیں سے آرہے تھے، راستے میں دُشمنانِ اسلام نے ان دونوں کو روک کر پوچھا: تم دونوں بدر کے میدان میں حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مدد کرنے کے لئے جارہے ہو۔ ان دونوں نے انکار کیا اور جنگ میں شریک (Participate) نہ ہونے کا وعدہ کیا تو انہوں نے ان دونوں کو چھوڑ دیا۔ جب یہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ بیان کیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان دونوں کو لڑائی کی صفوں سے الگ کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم ہر حال میں عہد کی پابندی کریں گے ہم کو صرف خدا عَزَّوَجَلَّ کی مدد درکار ہے۔ (مسلم، کتاب الجهاد و السیر، باب الوفاء بالعهد، ص ۸۶۳، الحدیث: ۴۶۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب جنگ کا موقع ہو تو ایسے میں ایک ایک سپاہی بڑا قیمتی ہوتا ہے، مگر قربان جایئے! تاجدارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فیصلے پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف غیر مسلموں سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کیلئے لشکرِ اسلام سے اپنے دو بہادر (Brave) اور جانباز صحابۂ کرام کو الگ کر دیا، مگر ان سے کیے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی نہ ہونے دی۔

اے محبتِ رسول کا دم بھرنے والے **عاشقانِ صحابہ و اہلبیت**! ذرا سوچئے! جس کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم غلام ہیں، ان کی شان تو یہ ہے کہ وہ غیروں سے کیئے ہوئے وعدے کی بھی خلاف ورزی نہیں فرماتے اورایک ہم ہیں کہ اپنے مسلمان بھائیوں سے وعدہ خلافی کرکے ان کی دل آزاری کرتے ہیں اور کثرت سے وعدہ خِلافی کے گناہ میں مبتلا ہو کر بات بات پر جھوٹ بولتے اور فَخرِیَّہ انداز میں یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں کو دھوکا دے دیا، فلاں کو فریب میں ڈال دیا وغیرہ وغیرہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جبکہ دوسری جانب ہمارے بزرگوں کا طرزِ عمل کتنا پیارا ہے کہ جو ہر حال میں اپنے وعدے کی پاسداری فرماتے، مسلمانوں کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے اور ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے سے بچتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں دو(2) سبق آموز واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

بیٹی کا نکاح کر دیا

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِحیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو ارشاد فرمایا: ایک قریشی شخص نے مجھ سے میری بیٹی کا ہاتھ مانگا تھا اور میں نے اس سے مُبْہَم سا وعدہ کیا تھا۔ بخدا! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نِفاق کی تیسری علامت (وعدہ خلافی کرنے) کے ساتھ ملاقات نہیں کرنا چاہتا، میں تم سب کو گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح (Marriage) اس شخص سے کر دیا۔ (احیاء العلوم، کتاب افات اللسان ۳/ ۱۶۴)

ڈاکوؤں کے سردار کی توبہ

سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے قافلے کے ساتھ حصولِ علمِ دین کیلئے جیلان سے بغداد جارہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں نے قافلے کو لُوٹ لیا، ایک ڈاکو آپ کے پاس آیا اور کہا: تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: گُدڑی کے اندر چالیس (40) دِینار ہیں۔ ڈاکو مذاق (Joke) سمجھ کر چلا گیا۔ دوسرا ڈاکو آیا آپ نے اسے بھی یہی جواب دیا۔ جب سارے ڈاکو قافلہ لُوٹ کر سردار کے

www.dawateislami.net

پاس جمع ہوئے تو آپ کو بلایا گیا۔ سردار نے پوچھا: تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: چالیس(40) دِینار ہیں۔ آپ کی تلاشی کے بعد جب واقعی چالیس (40) دِینار نکلے تو سردار نے پوچھا: بیٹا! تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے ابھارا؟ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی والدہ سے ہمیشہ سچ (Truth) بولنے کا وعدہ کیا تھا یہ سُن کر ڈاکوؤں کا سردار روتے ہوئے کہنے لگا: یہ بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدے کو نہیں بُھولا اور میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے وعدے کو بُھول کر اس کی نافرمانی کر رہا ہوں! چنانچہ اسی وقت ڈاکوؤں کے سردار نے اپنے ساتھیوں سمیت توبہ کی اور قافلے کا لُوٹا ہوا مال بھی واپس کر دیا۔(بھجة الاسرار ،ذکرطریقه،ص۱٦۸ ،ملخصاً)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کا وعدے کی پابندی کے حوالے سے کس قدر مدنی ذہن بنا ہوا تھا کہ جو پُرخطر حالات میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل پیرا رہتے اور وعدے کی پاسداری کا بھرپور انداز میں لحاظ رکھتے تھے۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہر حال میں وعدے کی پاسداری کریں اور ایسوں کی صحبت(Company) میں بیٹھیں کہ جن کی برکت سے ہمیں بھی وعدے کی پابندی کا مدنی ذہن اور وعدہ خلافی سے چھٹکارا نصیب ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ صحابہ واہلبیت کی صحبت کی برکت سے دیگر برکتوں کے ساتھ ساتھ وعدے کی پابندی کا بھی خوب خوب ذہن بنتا ہے، لٰہذا آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام ہر ماہ کم سے کم 3 دن کے **"مدنی قافلے میں سفر"** بھی ہے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں جا بَجا راہِ خُدا میں سفر کے فَضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس بندے کے پاؤں راہِ خُدا میں گرد آلود ہوں، اُنہیں جہنَّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔ (بخاری ،کتاب الجهادو السير،با ب من اغبر ت قد ماه...الخ ،۲/ ۲۵۷، حديث: ۲۸۱۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کرنا جہاں آخرت میں فائدہ مند ہے وہیں دنیا میں بھی مصیبتوں، تکلیفوں اور آزمائشوں کے دُور ہونے کا سبب بھی ہے۔ آیئے! مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

6سال پرانے مرض سے شفا مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم ایک اسلامی بھائی کی ہَمْشِیرہ جو 6 سال سے انتہائی تکلیف دہ مرض اِیگزیما (Eczema، جلد کی ایک بیماری) میں مبتلا تھیں۔ بہت علاج کروایا لیکن کوئی فرق نہ ہوا جس کی وجہ سے پریشانی بڑھتی جارہی تھی، اِسی دوران ان کے بھائی کی ملاقات ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوئی۔ انہوں نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو مبلغِ دعوتِ اسلامی نے مدنی قافلے کی مدنی بہاریں بیان کیں کہ جو پریشانیوں سے نجات اور بیماریوں سے شفا پانے کے ارادے سے راہِ خدا میں سفر کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دلی مراد کو پورا فرما دیتا ہے، لہٰذا آپ بھی مدنی قافلے میں سفر کرکے اپنی بہن کی شفایابی کیلئے دعا کیجئے۔ ان اسلامی بھائی نے جب مدنی قافلے کی بَرَکات سنیں تو ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کرلی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ ان کی بہن دن بدن صحت یاب ہونے لگی اور کچھ ہی عرصے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے انہیں 6 سالہ پُرانے مُوذی مرض سے نجات مل گئی۔

مدنی قافلوں کی اہمیت پر فرامینِ امیرِ اہلسنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ مدنی قافلے کی برکتیں لُوٹنے کیلئے ہر ماہ کم از

www.dawateislami.net

کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت ضرور حاصل کرنی چاہیے۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مدنی قافلے اور ان میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول بڑے محبوب ہیں۔ آیئے! مدنی قافلے کی اہمیت سے متعلق آپ کے پانچ (5) اقوال سُنتے ہیں۔

- ❖ دعوتِ اسلامی کی بقاء مدنی قافلوں میں ہے۔
- ❖ مدنی قافلے دعوتِ اسلامی کے لئے رِیڑھ کی ہڈّی کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- ❖ اگر شرعی رُکاوٹ نہ ہو تو دِین کی خاطر گھر سے باہر راہِ خدا میں رہنے کی عادت بنایئے۔ میں نے گھر سے باہر رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے دِین کی خدمت کی سعادت پائی ہے۔
- ❖ مجھے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والوں سے پیار ہے۔
- ❖ ہماری منزل مدنی قافلوں کے ذریعے پوری دُنیا میں سنّتوں کی بہاریں عام کرنا ہے۔

(نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص۲۹ تا ۳۳)

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو دُور ہوں آفتیں قافلے میں چلو
یا خدا ہر گھڑی رَٹ ہو عطارؔ کی قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی سے وعدہ کرتا ہے مثلاً آپ کا فُلاں کام اس دن تک مکمل کر دُوں گا مگر کسی عذر کے سبب وہ اس کام کو پورا نہیں کر پاتا، اب جس سے وعدہ کیا گیا تھا وہ یہ سمجھتا ہے کہ وعدہ کرنے والے نے اس سے وعدہ خلافی کی ہے اور ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے، یوں ایک غلط فہمی کے سبب فریقین میں اَن بَن ہو جاتی ہے اور پھر غیبتوں،

www.dawateislami.net

تہمتوں اور عیب دریوں وغیرہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ **یاد رکھئے!** وعدہ خلافی کا ہرگز یہ مطلب نہیں جو ہم نے سمجھ لیا ہے بلکہ وعدہ خلافی اس وقت کہلائے گی جب وعدہ پورا کرنے کی نیت ہی نہ ہو۔ جیسا کہ **حُضور پُرنور**، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔ (الجامع لاخلاق الراوی، باب املاء الحدیث، ص ۳۱۵، رقم: ۱۱۶۸)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیّت پورا کرنے کی ہو پھر پورا نہ کر سکے، وعدہ پر نہ آسکے تو اُس پر گناہ نہیں۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی العدۃ، ۴/ ۳۸۸، حدیث ۴۹۹۵)

مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر وعدہ کرنے والا پورا کرنے کا ارادہ (Intention) رکھتا ہو مگر کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کر سکے تو وہ گناہ گار نہیں، یوں ہی اگر کسی کی نیّت وعدہ خلافی کی ہو مگر اِتفاقاً پورا کر دے تو گنہگار ہے اُس بَدنیّتی کی وجہ سے۔ ہر وعدے میں نیّت کا بڑا دخل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۹۲)

صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت (خرابی) تھی اس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلافی کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہو گا۔ مثلاً وعدہ کیا تھا کہ میں فلاں جگہ پر آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا۔ مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شراب نوشی وغیرہ میں لوگ مصروف ہیں، (لہٰذا) وہاں سے چلا آیا تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے یا اس کا انتظار کرنے کا وعدہ کیا اور انتظار کر رہا تھا کہ نماز کا وقت آگیا یہ چلا آیا (تو یہ) وعدہ کے خلاف نہیں ہوا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۷)

www.dawateislami.net

مجلس دارُ المدینہ کا تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ وعدہ کرنے کے بعد اسے پورا نہ کرنا ہر صورت میں بد عہدی و وعدہ خلافی نہیں ہوتا، لہٰذا اگر کبھی کسی نے وعدہ کرکے پورا نہ کیا یا تاخیر کا مظاہرہ کیا ہو تو ہرگز ہرگز اس پر وعدہ خلافی کا الزام لگانے، اسے بدنام کرنے یا اس کے متعلق بدگمانی وغیبت میں مبتلا ہونے کے بجائے حسنِ ظن سے کام لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مسلمانوں کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے، وعدوں کی پابندی کرنے اور وعدہ خلافی سے بچنے کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات (Departments) کے ذریعے نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اُمّتِ مسلمہ تک دِینی تعلیمات عام کرنے کیلئے، جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ، سُنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مذاکرے، مَدَنی قافلے، مدنی دورہ، **اِصلاحِ اعمال کورس، فیضانِ نماز کورس،** فرض عُلوم کورس، مَدَنی چینل اور مدنی درس وغیرہ کی اہمیت اپنی جگہ مگر ضرورت اس اَمر کی بھی تھی کہ کوئی ایسا تعلیمی اِدارہ ہو جو دِینی و دُنیاوی تعلیم کا حَسین امتزاج ہو، جس میں پڑھنے والے مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں نہ صرف باوقار مُسلمان بنیں بلکہ شریعت کے مطابق پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرکے خُود کفیل ہو کر مُعاشرے میں نُمایاں مقام بھی حاصل کرسکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت **"دارُ المدینہ"** کا قیام عمل میں لایا گیا، لہٰذا آپ بھی اپنے بچّوں کو علم و عمل کا پیکر اور معاشرے کا بہترین فرد بنانے کے لئے دارُالمدینہ میں داخل کروایئے تاکہ بچپن ہی سے ان کی طبیعت میں اچھی عادتیں پیدا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے میں ترقی پانے کیلئے ایک دوسرے کا اعتماد (Trust)

حاصل کرنا بہت ضروری ہے اور ترقی کے اس سفر میں کامیابی پانے کیلئے یقین دہانی کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے جس کا ایک ذریعہ وعدہ پورا کرنا بھی ہے۔ آیئے! وعدہ نبھانے اور وعدہ خلافی کے گناہ سے چھٹکارا پانے کے لئے چند طریقوں کے متعلق سنتے ہیں:

(1) وعدہ پورا کرنے کے فضائل پیشِ نظر رکھئے!

وعدہ پورا کرنے کی عادت بنانے کیلئے اس کے فضائل پر مشتمل روایات اور بزرگانِ دین کے واقعات کا مطالعہ کیجئے کہ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمل کا جذبہ پیدا ہوگا۔ ترغیب کیلئے ایک حدیثِ پاک سنئے، جس میں وعدہ پورا کرنے والوں کو بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے اور نیک طبیعت کے مالک ہیں، بے شک! اللہ عَزَّوَجَلَّ گمنام اور پرہیزگار بندے کو پسند فرماتا ہے۔ (مسند ابی یعلی، مسند ابی سعید الخدری، ۱/۴۵۱، حدیث: ۱۰۴۷)

(2) وعدہ خلافی کے دنیوی و اخروی نقصانات پر غور کیجئے!

وعدہ خِلافی کے نقصانات پر غور کرنے سے بھی وعدہ پورا کرنے کی عادت بنے گی۔ وعدہ پورا نہ کرنے کے نقصانات میں یہ ہے کہ وعدہ توڑنا مُنافقت کی علامت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب اور دُنیا میں عزّت و وقار کی بربادی (Destruction) کا باعث ہے، وعدہ خِلافی کرنے والے کی کوئی بات قابلِ اعتماد نہیں ہوتی، وعدہ خلافی کرنے والا دُنیا میں تو رُسوا ہوتا ہی ہے آخِرت میں بھی سخت سزاؤں کا مستحق بن سکتا ہے۔

(3) محتاط جملے بولیے

وعدہ خِلافی سے بچنے کیلئے محتاط جملے بولنا بھی مفید ہے مثلاً اگر کوئی دَرْزی ہے تو وہ وعدہ نہ کرے بلکہ

www.dawateislami.net

یوں کہے: ”میرا اِرادہ تو ہے کہ کل تک کپڑے آپ کو دے دوں، لیکن وعدہ نہیں کرتا، ہوسکتا ہے اِس میں کوتاہی ہوجائے۔“ یا اس جیسے دیگر محتاط جملے بول دے۔ صحیح عُذر بتادینے میں بھی کوئی مُضائِقَہ نہیں۔ اسی طرح جن اِسلامی بھائیوں کا لین دین کا کام ہے، اگر ان کو پکّا پتہ (Confirm) ہے کہ یہ لَین دین وعدے کے مطابق طے شدہ وقت پر نہیں ہوسکے گا تو ایسی صُورت میں اُنہیں چاہیے کہ کسی کو کوئی چیز پہنچانے وغیرہ کا یقینی وقت (Confirm time) نہ دیں۔

امیرِ اَہلسنّت کے مدنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جہاں دیگر کئی معاملات میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے، وہیں وعدہ خلافی سے بچنے کے تعلق سے بھی ہمیں شاندار مدنی پھول عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **”غیبت کی تباہ کاریاں“** میں فرماتے ہیں:

(1) وعدہ یہ ہے کہ کسی سے باقاعدہ وعدے کے طور پر طے کیا کہ ”فُلاں کام کروں گا یا فُلاں کام نہیں کروں گا“ اگر لفظ ”وعدہ“ نہ کہا مگر انداز و الفاظ کے ذَرِیعے اپنی بات کو مُؤَکَّد کیا یعنی اس بات کی تاکید ظاہر کی تب بھی ”وعدہ“ ہے مثلاً ”**مدنی قافلے**“ میں سفر کروں گا کے ساتھ ”وعدہ کرتا ہوں“ کہا، یا یہ کہنے کے بجائے کہا: بالکل پکّی بات کہہ رہا ہوں یا کہا: یقین مانئے، یا کہا: بالکل طے ہے کہ، یا کہا: نہیں نہیں آپ مطمئن رہیے، یا کہا: بس اب طے ہو گیا کہ وغیرہ۔ اس کی مثال یوں دوں جیسا کہ ”منگنی“ (Engagement) کہ یہ وعدہ ہے اگرچہ اس میں ”**وعدے**“ کا لفظ نہیں بولا جاتا مگر باقاعدہ لڑکی والوں سے طے کیا جاتا ہے اور یہاں ”طے کرنا“ ہی وعدہ ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۶۱) **(2) بعض لوگ** یہ جملہ بولتے ہیں: ”چلئے وعدہ نہیں کرتے تو اِرادہ ہی کرلیجئے“ ہوسکتا ہے کہ اِس طرح اِرادہ یا نیّت کروانا بھی بَہُت سوں کو گُناہوں میں مُبتلا کردیتا ہو۔ جی ہاں، دل میں اِرادہ (یعنی نیّت) نہ ہونے کے باوُجُود مَثَلاً کسی نے کہہ دیا کہ ”میں اِرادہ (یا نیّت) کرتا ہوں 12 ماہ (یا 1 ماہ (30 دن) یا 3 دن) کے مَدَنی قافِلے میں سفر

www.dawateislami.net

کروں گا۔ "تو یہ صریح (یعنی کُھلا) جھوٹ ہے۔ لہٰذا جب بھی کسی سے اِرادہ کروائیں ساتھ میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی کہلوالیا کریں تو اگر دل میں اِرادہ نہ بھی ہوا اگلا گُناہ سے بچ جائے گا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۶۲) (3) "کوشِش کروں گا" کہنے میں بھی گناہ میں پڑنے کا خطرہ موجود ہے یعنی دل میں نیّت نہ ہونے کے باوُجُود جان چھڑانے کیلئے کہہ دیا "**کوشِش کروں گا**" تو یہ بھی جھوٹ ہے لہٰذا یُوں کہلوایئے: "میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوشِش کروں گا، یا "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو کوشِش کروں گا۔ "یہ جملہ "کوشِش کروں گا" ہمارے یہاں بہُت ہی عام ہے، کہنے والے کو پہلے اپنی نیّت پر غور کر لینا چاہئے اگر "کوشِش کروں گا" کہنے کے ساتھ "اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کہنے کی عادت پڑ گئی، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عافیّت ہی عافیّت ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہتے وقت اِس کے معنیٰ پر بھی نظر رکھی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معنیٰ ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو" اکثر لوگ اس کا تلفُّظ غَلَط ادا کرتے ہیں، صحیح ادائیگی کی خوب مَشق کیجئے: اِنْ۔ شا۔ آللہ۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۶۲)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہم نے وعدے کی پابندی سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کی چنانچہ ہم نے سنا کہ

✻ وعدہ پورا کرنا مسلمانوں کی مدد کا ذریعہ ہے۔ ✻ وعدے کے مُتَعَلِّق بروزِ قیامت سوال کیا جائے گا۔ ✻ وعدہ نبھانا انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکیزہ سُنّت ہے۔ ✻ وعدہ نبھانا بزرگوں کا طریقہ ہے۔ ✻ وعدہ نبھانے والے بہترین لوگ ہیں۔ ✻ وعدہ خلافی کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے۔ ✻ وعدہ خلافی کرنے والے کا نہ تو فرض قبول ہوتا ہے نہ ہی کوئی نفل۔ ✻ وعدہ خلافی کرنے والے کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ ✻ وعدہ خلافی کرنا منافقت کی نشانی ہے۔ ✻ وعدہ خلافی کرنا دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور بزرگانِ دِین رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے طفیل

www.dawateislami.net

ہم سب کو وعدہ پورا کرنے اور وعدہ خلافی سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 163 مدنی پھول سے قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب سیکھتے ہیں: ❀ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔ (اِبن ماجہ، ۲/۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱)

❀ (وَلِیُّ اللّٰہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو (2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک (1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی، اور تین (3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نماز کا ثواب صاحِبِ قَبْر کو

1۔۔۔ مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

پہنچائے، اللہ تعالی اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاویٰ ھندیہ، ۵/۳۵۰) ❀ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً) ❀ قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ۱/۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّ مُختار، ۳/۱۸۳) ❀ کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنادیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتِحہ پڑھ لیجئے۔ ❀ زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۳۲) ❀ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۵۰) ❀ قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے (اور اس سے مَیّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۴۸۲، ۵۲۵ ملخصًا) ❀ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے مَیّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312صفحات)120 صفْحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۲۸)

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

www.dawateislami.net

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ

---

[1] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

[3] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net

قدر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

(۔۔۔**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**۔۔۔)22محرم الحرام1438ھ12اکتوبر2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے یعنی **14 اکتوبر کو بھی** بعد نمازِ عشاء تقریباً **08:30pm** ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہوگا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ ’’تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں‘‘۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ **"مینڈک سُوار بچھو"** مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! (۞) اللہ عزّوجل کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے (۞) آزمائشوں اور تکلیفوں پر صبر کرنے کی فضیلت (۞) دُکھیارا سب مُصیبتیں کیسے بھول جائے گا؟ (۞) کربلا والوں سے بڑھ کر مصیبت زدہ کون؟ (۞) روشن قبریں (۞) مصیبت چھپانے کی فضیلت (۞) دُشمن سے حفاظت کے 4 اوراد (۞) شادی کی رُکاوٹ کے 3 رُوحانی علاج (۞) مختلف بیماریوں اور پریشانیوں کا روحانی علاج اور اس کے علاوہ مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے "**امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ "**مینڈک سُوار بچھو**" کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب اور **نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے گھر گھر، دکان دکان یہ رسالہ تقسیم بھی کیجئے۔** جیبی سائز (16) بڑا سائز (24) روپے

[1] ۔۔۔تاریخ ابن عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net

الحمد للہ عزّوجل! مجلس تراجم کی طرف سے اس رسالے کا (09) زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے" جن میں انڈونشین، ترکش اور پشتو بھی شامل ہیں۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ(www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ھے۔

کتاب "(**خوفِ خُدا**) اس کتاب کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے:(۞)کامل عقل والا کون(۞) مُسلسل بہنے والے آنسو(۞)رونے والا حبشی(۞)ایک حبشی کا خوفِ خدا(۞)گارابنانے والا مزدُور(۞)بوسیدہ ہڈیوں کی نصیحت(۞)اشکوں کا پیالہ اوراس کے علاوہ خوفِ خدا سے متعلق کئی حکایات۔۔۔(90) روپے

کتاب "(**جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد**1): کبیرہ گناہوں کی معرفت پر مشتمل منفرد تالیف جس میں تقریباً240 گناہوں کا تذکرہ ہے، جن میں سے 67 باطنی اور 173 ظاہری گناہ ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:"شرکِ اکبر، شرکِ اصغر، رِیاکاری، حسد، کینہ، تکبر، خودپسندی، ملاوٹ وغیرہ۔۔ (630) روپے ہدیہ

کتاب "(**بہارِ نیّت**): 53 مختلف اعمال کی 692اچھی نیّتوں کا بیان مثلاً"مسجد جانے کی 8 نیّتیں، دُرود شریف پڑھنے کی نیّتیں، رات کی عبادت کی15 نیّتیں، نیکی کی دعوت کی19 نیّتیں، مسجد کی صفائی کی10 نیّتیں، گھر میں رہنے کی6 نیّتیں، اذان دینے کی 12 نیّتیں، بازار جانے کی 9 نیّتیں اوران کے علاوہ دیگر کئی موضوعات پر سینکڑوں نیّتیں اس کتاب میں موجود ہیں۔(45) روپے۔۔۔ **یہ قیمتیں(Rates)صرف پاکستان کے لیے ہیں۔**

نوٹ: پاکستان میں مکتبۃ المدینہ سے ان کتب ورسائل کو **50 فیصد ڈِسکاؤنٹ** (رعایت) پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

آج کے **ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں** میں "**قتلِ ناحق**" کے موضوع پر سیکھنے سکھانے کا سلسلہ ہو گا اور "**بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دُعا**" یاد کروائی جائے گی"۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(3)... قتلِ ناحق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان ہی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی جان، مال

اور عزت کا مُحَافِظ ہوتا ہے چنانچہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"[1] لیکن صد افسوس! آج کا مسلمان دنیا کی محبت میں کچھ اس طرح کھویا ہوا ہے کہ اپنے ہی مسلمان بھائی کا گلا کاٹتا، اس کی عزت و آبرو پر حملہ کرتا اور مال و دولت لوٹتا ہے۔ آیئے! یہاں قَتْلِ ناحق کا عذاب اور اس کے بارے میں کچھ شرعی اَحْکَام مُلاحظہ کیجئے:

"قتلِ ناحق" کے متعلق مختلف اَحکام

(۱): کسی مسلمان کو جان بوجھ کر ناحق قتل کرنا سخت ترین کبیرہ گناہ ہے۔[2] **(۲):** (شریعت میں) قَتْلِ عَمْد (یعنی اَسْلِحَہ کے ساتھ قَصْداً قتل کرنے) کی سزا دُنیا میں فقط قِصَاص (یعنی قتل کا بدلہ قتل) ہے یعنی یہی مُتَعَیَّن (مُقَرَّر) ہے۔ ہاں! اگر اَوْلِیَائے مقتول مُعاف کردیں یا قاتِل سے مال لے کر مُصَالَحَت (صلح) کرلیں تو یہ بھی ہوسکتا ہے۔[3]

آیتِ مُبارَکہ

وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ﴿۹۳﴾

(پ۵، النساء: ۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من سلم المسلمون... الخ، ص۷۳، حدیث: ۱۰.

2 ...فتاویٰ رضویہ، ۲۶۳/۲۱، ملخصاً.

3 ...بہارِ شریعت، حصہ۱۷، جنایات کا بیان، ۷۵۲/۳.

www.dawateislami.net

حدیث شریف

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک ایک مؤمن کا قتل کیا جانا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دُنیا کے تباہ ہو جانے سے زِیادہ بڑا ہے۔[1]

قتل ناحق کے 6 عمومی اسباب

(۱): مقصد کے حُصُول میں ناکامی پر شدید غم وغصّہ۔ (۲): گھریلو ناچاقی مثلاً شوہر بیوی یا بھائی بھائی میں مُسلْسَل جھگڑا ہو تو تنگ آکر ایک فریق دوسرے کو قتل کر دیتا ہے۔ **(۳): مال جمع کرنے کی حرص۔ (۴): جائیداد (Property) کے جھگڑے**، اس کے سبب قتل کرنا دیہاتوں میں پایا جاتا ہے۔ **(۵): تکبر** کہ متکبر آدمی بعض اوقات اپنے حق میں معمولی سی بے ادبی کرنے والے کو قتل کر دیتا ہے۔ **(۶): سیاسی مَحاذ آرائی**، اس میں ایک فریق اپنے قائد کی حمایت میں دوسرے فریق کا بے دَریغ خون بہا دیتا ہے۔[2]

قتل ناحق سے بچے رہنے کے لئے

❀ **غصّے کو قابُو میں رکھئے**، اس کے لئے شیخ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ ابو بِلال **محمد الیاس عطّار** قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"غصّے کا علاج"** کا مُطالعہ مفید ہے۔ ❀ **گھر میں مدنی ماحول بنائیے** اور شریعت وسنت کے مطابق زندگی گُزاریئے، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! گھریلو ناچاقیوں اور لڑائی جھگڑوں کا خاتمہ ہو گا۔ ❀ **دل سے دنیا کی محبت نِکال دیجئے**۔ حدیث شریف میں ہے: "حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ

---

[1] ...نسائی، کتاب تحریم الدم، باب تعظیم الدم، ص ۶۵۲، حدیث: ۳۹۹۲.

[2] ...رسائل قادریہ، قتل ناحق، ص ۴۷۳ و ۴۷۴، ملخصاً.

www.dawateislami.net

کُلِّ خَطِیْئَۃٍ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔"[1] ❁ **تَوَاضُع اِختیار کیجئے** اور تکبُّر کی آفت سے پیچھا چھڑائیے۔ ❁ **انجام کو پیشِ نظر رکھئے** کہ یہ وقتی اور جذباتی قدم دنیا و آخرت میں کس قدر تباہی و بربادی کا باعث بنتا ہے مثلاً یہ کہ قاتِل کو اپنے ملکی قانون کے مطابق طرح طرح کی تکلیف دہ سزاؤں اور عزیز و اقرباء کے سامنے ذِلَّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کے عِلاوہ قرآن و حدیث میں اس کے لئے جہنم کے دردناک عذاب کی وعیدیں بھی آئی ہیں۔

ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں یاد کروائی جانے والی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدْوَل کے مُطابِق "**بَیْتُ الْخَلَا میں داخِل ہونے سے پہلے کی دُعا**" یاد کروائی جائے گی، دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ

ترجمہ: **اے اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں ناپاک جِنّ اور جنّیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔[2]

چونکہ پاخانے (بیت الخلا) میں گندے جنّات رہتے ہیں۔ اس لئے یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔[3]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے۔

---

1 ...مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، الفصل الثالث، ۲/ ۲۵۰، حدیث: ۵۲۱۳.

2 ...بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء، ص ۱۵۶۲، الحدیث: ۶۳۲۲.

3 ...مرأۃ المناجیح، کتاب الطہارۃ، آداب الخلاء، پہلی فصل، ۱/ ۲۵۹.

www.dawateislami.net